

یاں نفس کرتا تھا روشن شمع بزم بے خودی
جلوہ گل واں بساط صحبت احباب تھا
فرش سے تاعرش، واں طوفاں تھا موج رنگ
یاں زمیں سے آسماں تک سوختن کا باب تھا
ناگہاں اس رنگ سے خون نابہ ٹپکانے لگا
دل کہ ذوق کاوش ناخن سے لذت یاب تھا

میرے سوزِ دروں پر کوئی اثر نہ ڈال
سکی، بلکہ میرے سوز نے پانی پراتنا
گہرا اثر ڈالا کہ بھنور کا ہر حلقہ شعلہ
جوالہ بن گیا۔

گرداب اور شعلہ جوالہ میں
تشبیہ گولائی پر موقوف ہے۔ جس
سوزِ دل نے پانی کو آگ کی شکل
میں تبدیل کر دیا، حالانکہ پانی آگ
بھجاتا ہے اس کی تیزی اور تندی
کسی تشریح کی محتاج نہیں۔

ایسے اندازِ بیان کو عموماً مبالغہ آمیز قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ شاعر
کے گہرے تاثرات کا ایسا اظہار ہوتا ہے، جس کے بغیر وہ اپنے حقیقی محسوسات سننے والے
تک پہنچا نہیں سکتا۔

۲۔ لغات۔ عنایاں گیر : باگ تھا منے یعنی روکنے والا۔

پنبہ بالمش : تکیے کی روٹی۔

کعبِ سیلاب : سیلاب کا جھاگ

تشریح :- محبوب مجھ پر مہربانی کا ارادہ کیے بیٹھا تھا، مگر لیکامیک بارش
شروع ہو گئی اور اسے روانگی سے رک جانے کا بہانہ مل گیا۔ یہاں یعنی عاشق کے ہاں
روتے روتے ایک تیز و تند سیلاب آگیا اور اس کے تکیے کی روٹی اس سیلاب کا
جھاگ بن گئی۔

روٹی اور جھاگ کی مناسبت واضح ہے۔

۳۔ لغات۔ خود آرائی : بناؤ سنگار کرنا۔ بننا۔ ٹھننا۔

تشریح :- محبوب کو بناؤ سنگار کرنے اور بننے ٹھننے کے سلسلے میں یہ خیال